بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر ان کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہو گا اور نہ وہ غم کریں گے۔(2:275)

- ❖ قرآنِ کریم میں متعدد جگہ پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مومن دن رات اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ یہ خرچ مخفی بھی ہوتا ہے اور ظاہر بھی اور دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احبابِ جماعت ایسی قربانیاں کرتے ہیں۔ ان قربانیوں کا حصول اللہ تعالیٰ کی رضا ہونا چاہئے۔ اگر دکھاوے کی قربانیاں ہوں تو وہ قابلِ قبول نہیں۔ ایسی قربانیاں منہ پر ماری جاتی ہیں۔
- ❖ مسابقت کی روح ایک اچھی چیز ہے۔ لیکن مقابلہ اس غرض سے نہیں ہونا چاہئے کہ اگر ہم پیچھے رہ گئے تو لوگ کیا کہیں گے۔ یہ تو سوچ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے میں قربانی میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کروں گا یا خلیفۂ وقت کی دعا حاصل کرنے کی نیت ہو۔ لیکن اگر انسان اپنی تعریف کیلئے یا جماعت میں اور عہدیداران میں کسی قسم کا اثر پیدا کرنے کیلئے مالی قربانی کرے تو اس کا تو نقصان ہوتا ہے۔
- ❖ مالی قربانی کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے گھر والوں کا بھی ان پر حق ہے۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنا خدا کی نظر میں گناہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قناعت پیدا کرنی چاہئے اور گھر والوں کو بھی قناعت کا سبق دیتے ہوئے مالی قربانی کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔
- ❖ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قربانی کرنے والوں کے واقعات بیان کئے اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں ان کو نوازا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ ان واقعات کو سن کر دوسرے لوگوں کو بھی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ایسے لوگوں کیلئے دہرا ثواب ہے۔ ایک ثواب تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں قربانی کی اور ایک ثواب یہ کہ ان کی قربانی کے باعث اور لوگوں کو نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہری اور باطنی نیکی کی فلاسفی کے متعلق فرماتے ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ تم ایسامت کرو کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ بلکہ تم حسبِ مصلحت بعض نیک کام پوشیدہ طور پر بجالاؤ جب اسے بہتر سمجھو اور بعض اعمال دکھا کر بھی کرو جب تم دیکھو کہ اس میں عام لوگوں کی بھلائی ہے۔ ہر جگہ قول اثر نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات نمونہ کا اثر ہوتا ہے۔

- اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے احمدیوں کے مثلاً البینیا، ارجنٹینیا، انڈونیشیا، فرانس، کینیڈا، مارشل آئلینڈ وغیرہ کے واقعات بیان فرمائے۔ مثلاً کینیڈا کے ایک سیرین احمدی کا واقعہ بیان کیا جنہوں نے حضورِ انور کی خدمت میں لکھا کہ میں نے اسلام آباد کے مرکز کی تعمیر کے بعد وعدہ کیا تھا کہ تحریکِ جدید میں ۵ ہزار ڈالر ادا کرونگا۔ اس وقت میری آمد چار ہزار تھی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے گاڑی خریدی اور نوکری بدل لی جس سے آمد مزید بڑھ گئی۔ لیکن چونکہ سیریا بھی رقم بھجواتا ہوں ابھی بھی اتنی وسعت نہ تھی کہ تحریکِ جدید کا چندہ ادا کر سکوں۔ جنوری ۲۰۲۰ میں میرا حادثہ (accident) ہو گیا، ایک ماہ کام نہ کر سکا پھر کرونا کے لاک ڈاؤن کے باعث مالی حالت بہت تنگ ہو گئی۔ میں اور میری بیوی دعا کر رہے تھے کہ رمضان کے مہینہ میں ہم تحریک جدید کا چندہ ادا کر سکیں۔ اس کے بعد میں نے ٹیکسی چھوڑ کر کھانا کی ڈیلیوری کا کام شروع کر دیا۔ اس کے بعد ایسے ذرائع سے آمدن آنے لگی جس کا ہمیں گمان بھی نہیں تھا۔ میری ماہوار آمدن ۹ ہزار ڈالر ہو گئی اور رمضان شروع ہونے سے دس دن قبل ہی ہم نے تحریکِ جدید کا وعدہ ادا کر دیا۔
- اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریکِ جدید کا 87 سال شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے اموال و نفوس میں برکت دے اور ان کی قربانیاں قبول فرمائے۔

- آخر میں حضور نے فرمایا کہ آج کل بہت دعائیں کریں۔ مسلمانوں کیلئے بہت دعا کریں۔ دنیا کے بعض لیڈر مسلمانوں کے خلاف بہت بغض رکھتے ہیں۔ جہاں کھل کر بیان نہیں بھی دیتے وہاں ان کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض ہے۔ اسلام خلاف قوتیں اس لئے ایسی حرکتیں کرتے ہیں کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں ہے۔ اگر وہ جانتے ہوں کہ مسلمانوں میں اتحاد پایا جاتا ہے اور وہ اسلام کی خاطر قربانی کیلئے تیار ہیں تو کبھی ایسی حرکت نہ ہو، کبھی کسی اخبار کو ایسے خاکے چھاپنے کی جرأت نہ ہو۔

- حضور انور نے فرانس کے صدر کے حالیہ بیانات کی مذمت کی کہ مذہبِ اسلام ایک crisis میں ہے۔ فرمایا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ فرانس کے صدر کے بیان کے مقابل حضورِ انور نے کینیڈا کے پرائم منسٹر کے بیان کی تعریف فرمائی کہ ہم سب کو مذہبی جذبات کا خیال رکھنا چاہئے۔

❖ حضور انور نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو ایسی توہین برداشت نہیں ہے۔ اگر ان کی ایسی حرکات کی وجہ سے کوئی شخص اپنے آپ سے باہر ہو کر کوئی ایسی حرکت کرتا ہے تو اسکی ذمہ داری ان حکومتوں پر ہے اور اس نام نہاد freedom of expression پر ہے۔ کسی شخص کو قتل کرنا بہرحال کسی بات کا حل نہیں ہے۔ مسلم امہ اگر مستقل حل چاہتی ہے تو آپس میں اتحاد پیدا کریں۔

❖ ہم تو اپنا کام کرتے چلے جارہے ہیں۔ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم لوگوں پر اجاگر کریں اور دنیا کو بتائیں کہ تمہاری بقا اسی میں ہے کہ ایک خدا کو پہچانیں اور ظلم کو دور کریں۔ ہم نے بہرحال امتِ مسلمہ کو دعاؤں میں نہیں بھولنا۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والے ہوں۔ اور دنیا کیلئے عمومی طور پر بھی دعا کریں کہ اس بیماری کے بعد کوئی اور آفت ان پر نہ آنپڑے۔